ایسے اہم فوجی مستقر نیز معدنی اور زرعی اعتبار سے زرخیز مقام کے ساتھ امریکی ملوکیت پسندوں اور نوآبادیات خواہوں کا کوئی تعلق باقی نہیں رہ سکتا اس لئے وہ فارموسا سے چیانگ کائی۔شیک کے اخراج کو اپنا اخراج اور مشرق بعید سے اپنے اخراج کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں اور اس اہم جزیرہ پر چیانگ کائی۔شیک کے نام پر اپنے تسلط کو بحال رکھنے کے لئے کبھی تو ارض چین اور فارموسا کے باشندوں کو دو مختلف، قوموں کے افراد قرار دے کر عوامی چین کے دعوی کو باطل قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی اس جزیرہ کے ساتھ بین اقوامی مفادات کی وابستگی کا حوالہ دے کر اسے ایک بین اقوامی علاقہ قرار دینے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر فارموسا کے باشندے چینی قوم سے تعلق نہیں رکھتے تو یہ جزیرہ صدیوں تک چین کے ساتھ کس طرح وابستہ رہا ہے اور قاہرہ کے اعلان اور پوٹسڈم میں اس کی توثیق کے وقت امریکی اور برطانوی مدبرین نے اس نکتہ کو کیوں نظر انداز کر دیا تھا؟ پھر اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر فارموسا کے ساتھ بین اقوامی مفادات کی وابستگی کی بنیاد پر اسے عوامی چین سے علیحدہ کر دینے کی دلیل کو تسلیم کر لیا جائے تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس ملک کے ساتھ بین اقوامی مفادات وابستہ ہو جائیں اسے بین اقوامی علاقہ قرار دے دیا جائے؟ اور اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا گیا تو کیا اس کی بدولت دنیا کے تمام ممالک کی آزادی اور سالمیت خطرہ میں نہیں پڑ جائے گی؟ مستعمرین مغرب کے پاس ان سوالات کا کوئی جواب موجود نہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکی سرمایہ پرست ایک مرتبہ پھر ارض چین پر قبضہ کر لینے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور وہ چیانگ کائی۔شیک کے توسط سے اپنے اس خواب کو حقیقت کی شکل میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور فارموسا کے تحفظ کے نام پر عوامی چین کے داخلی معاملات میں دخل دے کر عوامی چین کے خلاف جنگ برپا کر دینے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔لیکن آج ایشیا کے عوام سیاسی طور پر بیدار ہو چکے ہیں اور انھوں نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ کم از کم وہ اس خطہ ارض میں نوآبادیاتی نظام اور مغربی مستعمرین کی مداخلت کجاتی